

خسارہ

اریبہ شاہد

مکمل ناولٹ

"مریم جلدی کرو میں مجھے فیکٹری کے لیے دیر ہو رہی ہے۔۔۔" تحریم نے چادر اوڑھتے ہوئے کہا۔۔

"جی آپی بس میں تیار ہوں۔۔۔" مریم بیگ کندھے سے لٹکاتی ہوئی کمرے سے باہر آگئی۔۔۔  
 "اچھا تم نے ناشتہ کیا۔۔؟"  
 "تحریم نے پوچھا۔۔۔"

"نہیں انہوں نے صرف اپنے بچوں کے لیے بنایا ہے۔۔۔" وہ برا سا منہ بنا کر بولی۔۔۔  
 "ہاں کرلو میری برائی کرلو۔۔ میں تو تم لوگوں کو کھانے کو ہی نہیں دیتی ہوں۔۔" تحریم کے کہنے سے پہلے جمیلا بیگم کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔۔۔"

"نہیں امی ایسی کوئی بات ---" تحریم نے انہیں سمجھانا چاہا لیکن انہوں نے تحریم کی بات کاٹ دی۔۔"

"بس بی بی رہنے دو جانتی ہوں اچھے سے ---"

"جمیلا بیگم تنک کر بولیں ---"

"مریم سوری کہو امی کو --- تحریم نے سختی سے اپنے سامنے کھڑی بہن سے کہا۔۔"

"بس بس کوئی معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے سگی ماں نہیں ہوں جیجی میری کوئی عزت نہیں ہے --- جمیلا بیگم فوراً سے بولیں۔۔ اور کمرے سے نکل گئیں۔۔"

"مریم غلط بات ہے ایسے نہیں کہتے ہیں۔۔ دیکھا ناراض ہو گئیں اب وہ --- تحریم خفگی سے

بولی۔۔۔" <http://www.classicurdumaterial.com>  
Support@classicurdumaterial.com

"آپی میں نے کیا کہا سچ کہا تھا وہ کون سا ہمارے لیے ناشتہ بناتی ہیں امی تمہیں تو وہی بناتی تھیں نجانے کیوں چلی گئی ہے وہ ہمیں چھوڑ کر --- مریم کی آنکھوں میں نمی تیر نے لگی۔۔۔"

"اچھا سوری نارو مت دیر ہو رہی چلو اور یہ پیسے رکھ لو اور اسکول میں کچھ کھا لینا ٹھیک

ہے۔۔" تحریم نے ایک لال نوٹ اس کے ہاتھ پر رکھا اور اسے لے کر باہر نکل گئی۔۔۔"

"کرن میرا دل پھٹ جائے گا کسی دن اس درد کو سہتے سہتے۔۔ کبھی کبھی میرا خود سے رہائی حاصل کرنے کا دل کرتا ہے اپنی سوچوں سے اپنے آپ سے کبھی کبھی میں بے زار آجاتی ہوں۔۔ خود سے سب سے میں دور چلی جانا چاہتی ہوں بہت دور جہاں کوئی مجھ تک نہ پہنچ سکے۔۔" وہ دونوں کینٹین میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی جب تحریم روتے ہوئے بولی۔۔۔

"تحریم تم مریم کو لے کر الگ کیوں نہیں ہو جاتیں۔۔۔ کب تک برداشت کرو گی ان کی باتیں مجھے تو حیرت ہوتی ہے تم پر کما کر بھی تم دیتی ہو ان کو اور پھر وہ ایسا کرتیں ہیں مجھے تو بہت غصہ آتا ہے۔۔ تمہاری جگہ میں۔۔۔۔

"اللہ نہ کریں کہ کبھی تم میری جگہ پر ہو۔۔۔۔

تحریم کرن کی بات کاٹتے ہوئے تیزی سے بولی۔۔۔۔"

"مجھے تمہارے لیے دکھ ہوتا ہے۔۔ میرا بس چلتا تو تمہیں اپنے اپنے گھر رکھ لیتی۔۔۔ لیکن میں نہیں رکھ سکتی مجھے شرمندگی ہوتی ہے اب تو کہ میں چاہ کر بھی تمہاری مدد نہیں کر سکتی۔۔۔۔ کرن بے بسی سے بولی۔۔۔۔"

"تم میرا دکھ سن کر مجھے حوصلہ دیتی ہو میرے لیے یہ کافی ہے یار۔۔۔ وہ مسکرائی تھی۔۔۔

اور میں الگ نہیں ہو سکتی ہوں کیونکہ میری تنخواہ اتنی نہیں ہے کہ میں ایک کرایے کا گھر افورٹ کر سکوں۔۔ میرے رہنے کے لیے بس ایک وہی ٹھکانہ۔۔

"تحریم شکست خور انداز میں بولی۔۔۔"

"پھر تم کیا کروگی۔۔۔ کچھ سوچا ہے۔۔۔ میری بات مانو تو تم شادی کرلو۔۔۔ اور مریم کو بھی اپنے

ساتھ رکھ لو۔۔۔" کرن نے اسے مشورہ دیا۔۔۔"

"یہ اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔" اس نے سر میز پر گرا لیا۔۔۔"

"کرن تاسف سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔"

"کرن ماں باپ کا سایہ بچوں کے سر سے اٹھ جائے۔۔۔ تو یہ دنیا دشمن کیوں بن جاتی ہے۔۔۔؟

"تحریم نے سر اٹھا کر کرن کو دیکھا اس کی آنکھوں میں ایک کرب تھا جو وہ خوب محسوس

کر سکتی تھی۔۔۔" <https://www.classicurdumaterial.com>

"کرن خاموشی سے اس کا چہرہ تک رہی تھی جو اس بات کی گواہی تھا کہ اس کے پاس تحریم

کے سوال کا کوئی جواب نہیں ہے۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"وہ کافی دنوں سے محسوس کر رہی تھی کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے لیکن جب وہ مڑتی گلی

سنان پڑی ہوتی اور وہ اپنا وہم سمجھ کر نظر انداز کر دیا کرتی تھی۔۔۔"

"آج بھی تحریم فیکڑی سے واپس آرہی تھی۔۔ تو اس نے محسوس کیا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے۔۔ وہ فوراً سے پیچھے مڑی۔۔۔ لیکن وہاں پھر کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ اس نے سر جھٹکا اور قدم گھر کی جانب بڑھا دیے۔۔۔"

"السلام وعلیکم۔۔۔ اس نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے بلند آواز میں سلام کیا۔۔۔"

"وعلیکم السلام آپ آگئیں آپ۔۔۔ مریم مسکراتی ہوئی کمرے سے نکلی۔۔۔"

"جی کیسا دن گزرا میری گڑیا کا۔۔۔" تحریم مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔"

"ہممم۔۔۔ اچھا تھا۔۔۔" مریم نے جواب دیا۔۔۔"

"کھانا کھالیا تم نے۔۔۔؟"

"تحریم چادر اتار کر طے کرتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔۔۔"

"بنا ہی نہیں ہے۔۔۔ مریم نے منہ بنایا۔۔۔"

"مطلب۔۔۔؟"

"تحریم اس کی جانب مڑی۔۔۔"

"مطلب یہ ہے کہ آپ کا انتظار کر رہی ہیں آنٹی۔۔۔ (مریم جمیلا بیگم کو اپنی ماں تسلیم نہیں کرتی تھی اور انہیں آنٹی ہی کہتی تھی۔)

"اچھا۔۔۔ تم بیٹھو میں آتی ہوں۔۔۔" تحریم نے کچھ لمحوں کی خاموشی کی بعد کہا اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔"

"مریم تاسف سے دروازے کو دیکھنے لگی جہاں سے ابھی تحریم باہر گئی تھی۔۔۔"

"سمیرا امتیاز، امتیاز صاحب کی پہلی بیوی تھیں۔۔۔ سمیرا بیگم سے ان کی دو بیٹیاں تھیں۔۔۔ تحریم اور مریم۔۔۔"

مریم کے پیدا ہونے کے کچھ سال بعد سمیرا بیگم اس دنیا سے چل بسیں اور امتیاز صاحب نے دوسری شادی کر لیں۔۔۔ جمیلا بیگم سے اللہ نے انہیں ایک بیٹے سے نوازا تھا۔۔۔ جس کا نام انہوں نے اسد رکھا تھا۔۔۔"

جمیلا بیگم ایک بہت ہی تیز عورت تھیں۔۔۔ امتیاز صاحب کی حیاتی میں بھی وہ مریم اور تحریم کے ساتھ بہت برا سلوک کرتی تھیں۔۔۔ امتیاز صاحب اکثر انہوں ڈانتے تو وہ ناراض ہو کر میکے جا کر بیٹھ جایا کرتی۔۔۔ اور پھر وہ انہیں منا کر واپس لاتے یہ سلسلہ کافی عرصے تک چلتا رہا اور پھر ایک دن امتیاز صاحب کا بھی انتقال ہو گیا۔۔۔ اب تو ان کو کوئی روکنے والا نہیں بچا تھا۔۔۔ وہ سارے کام مریم اور تحریم سے کرواتے حد تک کے انہوں نے تحریم کی پڑھائی چھڑوا کر اسے جاب پر لگا دیا۔۔۔ تحریم چپ چاپ سب برداشت کر رہی تھی۔۔۔ کیونکہ جمیلا بیگم نے کہا تھا کہ اگر وہ کما کر لائے گی تو اس گھر میں رہے گی ورنہ اپنا بندوبست کہیں بھی کر لے۔۔۔"



حسب معمول وہ فیکڑی سے گھر جا رہی تھی۔۔۔ جب اسے پھر سے ایسا لگا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے۔۔۔ اس بار وہ کی نہیں اور نہ ہی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ وہ تیز تیز چلنے لگی۔۔۔

"تحریم۔۔۔ پیچھے سے آنے والی مردانہ آواز نے اس کے قدم منجمد کر دیے تھے۔۔۔"

"تو آپ ہیں جو روز میرا پیچھا کر رہے ہیں۔۔۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ کے ساتھ مسئلہ کیا

ہے اور کیوں آپ میرا پیچھا کر رہے ہیں۔۔۔؟۔۔۔ تحریم مڑتی ہوئی سختی سے بولی۔۔۔"

"دیکھیں میرا کوئی غلط ارادہ نہیں ہے۔۔۔ میں بس آپ کو پسند کرتا ہوں۔۔۔ اور آپ کو اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ تحمل سے بولا۔۔۔

"آپ کو کیا لگتا ہے میں آپ کی ان جھوٹی باتوں پر یقین کر لوں گی۔۔۔؟۔۔۔ وہ ہنسی۔۔۔"

"میں مذاق نہیں کر رہا ہوں۔۔۔ میں سچ میں آپ کو چاہتا ہوں۔۔۔ آپ چاہیں تو آزما کر دیکھ

لیں۔۔۔ وہ اطمینان سے بولا۔۔۔"

"مجھے آپ کی ان فضول باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اس لیے بہتر ہے آئندہ آپ میرا پیچھا

نہ کریں۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔ تحریم درشتی سے بولتی ہوئی جانے کے لیے مڑی۔۔۔"

"پلیز ٹرسٹ می آئی ریٹلی لو یو۔۔۔ میں آپ کے تمام حالات سے واقف ہوں۔۔۔ اور آپ کو اس

طرح تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ وہ اس کے راستے میں آتا ہوا بولا۔۔۔"

"راستے سے ہٹے۔۔۔ وہ غصے میں سرخ ہو گئی۔۔۔"

"ابھی میں جا رہا ہوں۔۔۔ لیکن اس بارے میں سوچے گا ضرور۔۔۔ وہ راستے سے ہٹتے ہوئے بولا۔۔۔"

"تحریم نے ایک غصے بھری نظر اس پر ڈالی اور تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔"

"تحریم سارے کاموں سے فارغ ہو کر کمرے میں آئی تو اس کے نمبر پر کسی کے بہت

سارے میسیجز آئے ہوئے تھے۔۔۔"

"کس نے کیے ہیں اتنے میسیج۔۔۔ یہ نمبر تو میرے پاس سیو بھی نہیں ہے کس کا ہو سکتا ہے

یہ نمبر۔۔۔؟

"تحریم اسکرین پر جگمگاتا ہوا نمبر دیکھتے ہوئے سوچ ہی رہی تھی کہ جب اس کا موبائل بج

اٹھا۔۔۔ کال اسی نمبر سے آرہی تھی۔۔۔ تحریم نے کال کاٹ دی۔۔۔ اور موبائل رکھنے ہی لگی

تھی کہ موبائل ایک بار پھر سے بج اٹھا۔۔۔"

"کہیں کرن تو کال نہیں کر رہی۔۔۔ لیکن اگر کرن کرتی تو وہ میسیج پر بتا دیتی۔۔۔ اور ان میسیج میں تو

بس شاعری ہی لکھی ہوئی ہے۔۔۔ تحریم سوچ میں پڑ گئی۔۔۔ موبائل مسلسل بج رہا تھا۔۔۔ کچھ

سوچتے ہوئے اس نے ایک نظر سوئی ہوئی مریم پر ڈالی اور پھر کال ریسپو کر لے موبائل کان

سے لگالیا۔۔۔"



"شکر آپ نے کال تو ریسو کی۔۔ اسپیکر پر مردانہ آواز ابھری۔۔"

"آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا۔۔۔؟"

وہ اس کی آواز پہچان چکی تھی۔۔ اس لیے بنا کسی فضول بات کے اس نے دو ٹوک انداز میں پوچھا۔۔"

"فضول باتیں چھوڑیں۔۔ آپ نے کیا فیصلہ کیا۔۔؟"

"وہ بات بدلتے ہوئے بولا۔۔۔"

"میرا جواب اب بھی وہی ہے مجھے آپ میں کوئی دلچسپی نہیں بہتر ہے آپ کسی اور پر ٹرائی کریں یہ سب۔۔۔ اس نے درشتی سے کہا۔۔۔"

"میں کیسے یقین دلاؤں آپ کو۔۔۔ میں سچ میں محبت کرتا ہوں آپ سے۔۔۔ وہ عاجزی سے

بولا۔۔۔"

"اللہ حافظ۔۔۔ تحریم نے سختی سے کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔۔۔"

"سنیئے۔۔ اس نے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن وہ کال کاٹ چکی تھی۔۔۔"

"کافی دیر وہ یونہی بے مقصد بیٹھی موبائل کو گھورتی رہی۔۔۔"

"کیا مجھے اس پر یقین کرنا چاہیے۔۔؟"

"کچھ دیر بعد وہ خود سے سوال کرنے لگی۔۔"

"دل کہہ رہا تھا ہاں دماغ کہہ رہا تھا نہیں اس ہاں نہیں کی کشمکش میں مبتلا وہ کب سوئی اسے خبر ہی نہ ہوئی۔۔۔"

"تحریم مسلسل اسے اگنور کر رہی تھی لیکن وہ پھر بار بار اسے کال کرتا اور راستے میں بھی بات کرنے کی کوشش کرتا تھا ہار کر تحریم نے اسے ایک موقع دینے کا فیصلہ کیا۔۔ اب اگر اس کی کال آتی تو تحریم اس سے بات کر لیا کرتی تھی۔۔۔ یہ مختصر باتوں کا سلسلہ طویل ہوتا گیا۔۔۔ کافی دن گزر جانے کے بعد اب وہ تحریم کو ملنے کے اسرار کرنے لگا تھا۔۔ ایک دو بار تحریم اس سے ملی لیکن راستے کی حد تک یا پھر فیکڑی کے باہر۔۔۔ تحریم کو ہر بار کوئی نہ کوئی تحفہ دیتا رہتا تھا۔۔۔ جسے کافی منع کرنے کے بعد بھی اسے رکھنے پڑتے تھے۔۔۔ تحریم پہلے سے کافی بدل سی گئی تھی۔۔ بات بات مسکرانا۔۔ پہلے کے مقابلے میں وہ اب بہت خوش رہنے لگی تھی۔۔۔ تحریم کے دل میں ایک نئی امید نے جنم لیا تھا کہ وہ اسے جلد از جلد اس مشقت بھری زندگی سے نکال کر اپنے ساتھ لے جائے گا۔۔۔"

"آج کل کافی خوش نظر آرہی ہو۔۔ کیا راز ہے بھئی۔۔۔؟"

"کرن نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔ تو تحریم نے ساری کہانی اس کے گوش گزار دی۔۔۔"

"کیا نام ہے لڑکے کا۔۔؟"

"وہ اس کا چہرہ بغور دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔"

"عادل۔۔۔ تحریم مسکرائی۔۔۔"

"تحریم اگر وہ سنجیدہ ہے تو تم اس سے کہو کہ اپنے گھر والوں کو فوراً بھیجے یہ ملاقاتیں اچھی نہیں ہیں۔۔۔ کرن نے اسے سمجھایا۔۔۔"

"میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔۔۔ بلکہ آج ہی اس سے بات کرونگی۔۔۔ تحریم نے چائے کا ایک سیپ لیتے ہوئے ارادہ کیا۔۔۔"

"عادل تم اپنی امی سے بات کرو نا اب تو ایک مہینے سے زیادہ ہو گیا ہے۔۔۔ میں اب اور ایسے نہیں مل سکتی۔۔۔ تحریم نے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔"

"میں نے امی سے بات کر لی ہے اور اسی لیے ابھی تمہیں لینے آیا ہوں وہ تم سے ملنا چاہتی

ہیں۔۔۔ عادل نے جواب دیا۔۔۔"

"اس وقت نہیں جاسکتی ہوں میں کافی دیر ہو گئی ہے ویسے ہی فیکڑی میں آج بہت دیر

ہو گئی۔۔۔ مریم اور امی پریشان ہو رہی ہوگی۔۔۔ تحریم پریشانی سے بولی۔۔۔"

"تحریم امی کو بہت مشکل سے منایا ہے یار اور ویسے بھی بس آدھا گھنٹہ لگے گا۔۔۔ عادل نے

اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔"

"او کے۔۔۔ اس نے ہامی بھری۔۔۔"

"عادل خوش ہو گیا۔۔۔"

"تم آرام سے بیٹھو میں امی کو بلا کر لاتا ہوں وہ شاید اپنے کمرے میں ہیں۔۔۔ عادل نے جوس اور پانی کا گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"تحریم نے سر اثبات میں بلایا اور پانی کا گلاس اٹھا کر پانی پینے پیتے ہوئے چاروں طرف دیکھنے لگی۔۔۔"

"اچانک اسے اپنا سر میں بھاری پن محسوس ہونے لگا۔۔۔"

"تحریم چلو۔۔۔ عادل واپس آیا تو تحریم اپنا سر پکڑ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔"

"کہ۔۔۔ ہا۔۔۔ں۔۔۔؟۔۔۔ وہ بمشکل بول پائی تھی۔۔۔"

"امی کے پاس۔۔۔ عادل مسکراتا ہوا اس کے قریب آیا۔۔۔"

"م۔۔۔ میر۔۔۔ ی۔۔۔ طبیعت۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ م۔۔۔ مجھے

گھر۔۔۔ چ۔۔۔ چھوڑ۔۔۔ آؤ۔۔۔ اس نے سر تھامتے ہوئے بمشکل اپنا جملہ مکمل کیا۔۔۔"

"اچھا مل لو پھر چلی جانا۔۔۔ اس نے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کے بار بار منع کرنے کے باوجود اسے کمرے میں لے گیا شیطانی مسکراہٹ نے مستقل اس کے چہرے پر بسیرا کیا ہوا تھا۔۔۔ تحریم کو بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے اس نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔۔۔"

"آہ۔۔۔ وہ اپنا سر تھام کر اٹھی۔۔۔ کمرے کا ماحول اور اپنا حلیہ دیکھ کر اس کا سر چکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔ رات کا واقع اس کے دماغ میں گھوما تو وہ وہی اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔ بے اختیار آنسو اس کی آنکھوں سے تیزی سے بہنے لگے۔۔۔ کمرے کے باہر سے کسی کی باتوں کی آواز آرہی تھی۔۔۔ تحریم نے اپنا حلیہ درست کیا اور اپنی چادر کو اپنے گرد لپیٹتے ہوئے وہ کمرے سے باہر آگئی۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"کیا مطلب تو اس سے شادی نہیں کرے گا۔۔۔؟"

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
"عارف صدمے سے بولا۔۔۔"

"جو لڑکی میری میٹھی باتوں میں آکر مجھ پر یقین کر سکتی ہے وہ کل کو کسی کی بھی باتوں میں آسکتی ہے اور ویسے بھی یو نو میں امی کی پسند کی لڑکی سے شادی کرونگا یہ سب تو بس ٹائم پاس ہیں۔۔۔ عادل لا پرواہی سے بولا۔۔۔"

"تحریم کے الفاظ ہی دم توڑ چکے تھے۔۔۔ سب حقیقت تو و جان گئی تھی اور کہتی بھی تو کہتی وہ اسے سب تو ختم ہو چکا تھا۔۔۔"

"میں چلتا ہوں۔۔۔ عارف نے پیچھے تحریم کو کھڑا دیکھا تو عادل سے ہاتھ ملاتا ہوا گھر سے نکل گیا۔۔"

"اٹھ گئی تم۔۔۔؟"

"عادل نے تحریم کو دیکھ کر کہا۔۔"

"تحریم نے ایک نظر غصے سے اسے دیکھا اور دروازے کی طرف جانے لگی۔۔۔"

"ارے ارے کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟؟ یہ دیکھتی جاؤ۔۔۔ عادل نے موبائل پر انگلیاں چلاتے ہوئے موبائل اس کے سامنے کر دیا۔۔"

"اسکرین پر چلتی ویڈیو کو دیکھ کر تحریم کا دماغ شل ہونے لگا۔۔۔"

"دیکھ لی۔۔۔ اب سوچو اگر یہ ویڈیو نیٹ پر وائرل ہو جائے تو تمہاری کتنی بدنامی ہوگی۔۔ تم سے کوئی شادی نہیں کرے گا تمہاری بہن سے کوئی شادی نہیں کرے گا۔ اس کو اسکول سے بھی نکال دیا جائے شاید۔۔ لیکن۔۔ لیکن۔۔ لیکن۔۔ اگر تم اسی طرح یہاں آتی رہی تو میں ایسا نہیں کروں گا۔۔۔"

"وہ شرمندہ ہوئے بغیر بولا۔۔۔"

"تحریم کو اس وقت وہ کوئی شیطان لگ رہا تھا۔۔۔"



"تم ایسا نہیں کرو گے۔۔ میں پول۔۔۔"

"پولیس۔۔۔ اس کی بات کاٹتے ہوئے وہ زور سے ہنسا۔۔۔"

"تم جانتی ہو اس علاقے کے ایس ایچ او ہیں میرے بابا آگے سمجھدار ہو تم۔۔۔ وہ اب اس کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔"

"تحریم کے الفاظ اس کے اندر ہی دم توڑ گئے تھے۔۔ وہ خاموشی سے اس کا چہرہ تکنے لگی۔۔ اور پھر سے دروازے کی جانب قدم بڑھا دیے۔۔ اس کا دل کر رہا تھا بس وہ جلد از جلد یہاں سے نکل جائے اسے عادل سے وحشت ہو رہی تھی۔۔۔"

"مجھے ہماری اگلی ملاقات کا بے صبری سے انتظار رہے گا۔۔ اس نے پیچھے سے ہانک

لگائی۔۔۔"

"تحریم اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔۔۔"

"کہاں سے رات گزار کر آرہی ہو بی بی۔۔۔؟؟"

"بوجھل قدموں سے وہ اپنے بکھرے ہوئے وجود کو گھیسٹے ہوئی وہ مشکل سے گھر پر پہنچی ہی

تھی کہ جمیلا بیگم نے طرح طرح کے سوال شروع کر دیے۔۔۔"

"وہ بنا کسی بات کا جواب دیے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔"

"ہاں تمہیں میری آواز نہیں آرہی تم سے بات کر رہی ہوں میں کہاں سے آرہی ہو۔۔۔؟؟"

"وہ تنتناتی ہوئی کمرے میں آئیں۔۔"

"یہ لیں تنخواہ مل گئی تھی مجھے پرسو ہی میں کل دینا بھول گئی۔۔۔ اس نے چند ہزار کے نوٹ

ان کی ہتھیلی پر رکھ دیے۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔ جمیلا بیگم پیسے ملتے ہی خاموش سے کمرے میں نکل گئیں۔۔۔"

"آپی آپ کہاں تھیں۔۔؟۔۔ آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔؟"

"مریم جمیلا بیگم کے جاتے ہی فوراً سے اس کے پاس آئی۔۔۔"

"ٹھیک ہوں میں۔۔۔ اس نے مسکرانا چاہا لیکن دو اشک ٹوٹ کر رخسار پر گرے۔۔۔"

"آپی آپ کیوں رو رہی ہیں۔۔ سب ٹھیک ہے نا۔۔؟"

"وہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔۔"

"ہمم۔۔ سب۔۔ سب۔۔ ٹھیک ہے تم۔۔ بیٹھو میں آتی ہوں۔۔ اس نے ہاتھ کی پشت سے آنکھوں

کو رگڑا۔۔۔ اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔"

"وہ آئیے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی اور اچانک سے اس نے پھوٹ پھوٹ کر رونا

شروع کر دیا عادل کی باتیں اسے اپنے کانوں میں گونجتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اس نے سسکی

لی اور واش بیسن کانل کھول کر چہرے پر پانی ڈالنے لگی۔۔۔ کچھ دل رونے کے بعد بھی جب دل ہلکا نہیں ہوا تو وہ خود کو نارمل کرتی ہوئی تویے سے منہ صاف کرتی ہوئی باہر آگئی۔۔۔"

---

"تحریم کیا ہوا ہے یار کافی دن سے دیکھ رہی ہوں تم کچھ چپ سی لگ رہی ہو۔۔۔ کوئی مسئلہ ہے تو بتاؤ مجھے

-- اور کیا نام تھا۔۔۔ اس لڑکے کا۔۔۔ ہاں عادل بات کی تم نے اس سے کیا کہا اس نے۔۔۔؟؟

"کرن نے تجسس سے پوچھا۔۔۔"

"تحریم۔۔۔ کیا ہوا ہے تم سے بات کر رہی ہوں۔۔۔ کرن نے جواب نا پا کر اسے ہلایا۔۔۔"

"ہا۔۔۔ وہ چونکی۔۔۔"

"کیا ہوا ہے۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔؟؟"

"کرن کو پریشانی نے آگھیرا۔۔۔۔۔"

"ہاں ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں۔۔۔ کل ملتے ہیں۔۔۔ وہ اپنا پرس

اٹھاتی ہوئی کرن کے جواب کا انتظار کیے بغیر اٹھ کر چلی گئی۔۔۔"

"اللہ کرے سب ٹھیک ہو۔۔۔ کرن پریشانی سے بولی۔۔۔"

---

"اگر آکر بھی وہ خاموش خاموش تھی۔۔۔ سوتے سوتے چونک کر اٹھ کر بیٹھ جانا اکیلے گھنٹوں  
بیٹھ کر رونا اس نے اپنا معمول بنا لیا تھا۔۔۔"

"آج بھی وہ بیٹھی رو رہی تھی جب اس کے نمبر پر ایک میسج موصول ہوا۔۔۔"

"میں تمہیں بہت مس کر رہا ہوں۔۔۔ میسج عادل کے نمبر سے آیا تھا۔۔۔ میسج پڑھ کر اس کے  
آنسو اور تیزی سے بہنے لگے۔۔۔ اس نے بنا کوئی جواب دیا موبائل رکھ دیا اور گھنٹوں میں سر  
دے کر رونے لگی۔۔۔ کافی دیر رونے کے بعد اس نے سر اٹھایا اور اپنے آنسو صاف کرتے  
ہوئے وہ ایک کاپی اور پین لے کر کچھ لکھنے بیٹھ گئی۔۔۔ کافی دیر تک وہ بیٹھ کر کچھ لکھتی رہی  
اور پھر اس کاپی سے احتیاط صفحہ پھاڑ کر اپنے پرس میں رکھ لیا اور آکر لیٹ گئی۔۔۔"

"سب ٹھیک ہے نا تحریم تم مجھے کچھ بتاتی کیوں نہیں۔۔۔ کرن نے ایک بار پھر سے فکر مندی  
سے پوچھا۔۔۔"

"ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔ وہ بمشکل مسکرائی۔۔۔"

"اس کے مسکرانے سے بھی کرن مطمئن نہ ہو سکی۔۔۔"

"اسے میرے جانے کے بعد پڑھنا۔۔۔ تحریم نے ایک فولڈ کیا ہوا پیپر اس کی جانب بڑھاتے  
ہوئے کہا۔۔۔"

"کیا ہے یہ۔۔۔؟۔۔۔کرن کے ماتھے پر کچھ بل پڑے۔۔۔"

"تحریم نے بنا کسی بات کے جواب دیے اسے گلے سے لگا لیا۔۔۔"

"تم ایک بہت اچھی دوست ہو کرن اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔آمین۔۔۔وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے نم آنکھوں سے بولی۔۔۔"

"کرن کچھ نا سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ آج تحریم کو ہوا کیا ہے۔۔۔"

"میں چلتی ہوں۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔ایک بار پھر وہ اس کے گلے لگی تھی کرن نے محسوس کیا کہ وہ رو رہی ہے۔۔۔"

"تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"

"کرن فکر مندی ہوئی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔اس نے آنکھوں کے کنارے صاف کیے۔۔۔"

"جاتی ہوں مریم انتظار کر رہی ہوگی اللہ حافظ۔۔۔وہ تیزی سے کہتی ہوئی نکل گئی۔۔۔"

"اللہ حافظ۔۔۔کرن آہستہ سی آواز میں بولی۔۔۔اسے نجانے تحریم ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔۔"

"مریم بیٹا شاباش جلدی سے دودھ پی لو پھر سو جاؤ۔۔۔ تحریم دودھ کا گلاس اسے پکڑاتے ہوئے بولی۔۔۔"

"آپی نہیں پلیز دودھ نہیں پیو گی۔۔۔ مریم نے منہ بنایا۔۔۔"

"بیٹا دودھ صحت کے لیے اچھا ہوتا ہے۔۔۔ جلدی ختم کرو۔۔۔ تحریم نے نرمی سے کہا۔۔۔"

"اوکے۔۔۔ لیکن آدھا میں پیوں گی آدھا آپ۔۔۔ مریم نے ہار مانتے ہوئے کہا۔۔۔"

"اوکے۔۔۔ تحریم نے ہامی بھر لی۔۔۔ اور دودھ کا گلاس اسے پکڑا کر بیڈ کی دوسری سائیڈ آکر پیر پھیلا کر بیٹھ گئی۔۔۔"

"مریم نے دودھ پی کر دودھ کا آدھا گلاس تحریم کی طرف بڑھایا۔۔۔ جسے تحریم نے فوراً سے

تھام لیا اور ایک سانس میں پی گئی۔۔۔ اب وہ دودھ کا گلاس میز پر رکھ کر نم آنکھوں سے

مریم کو دیکھ رہی تھی جو سونے کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔"

"کرن گھر آئی تو اسے تحریم کے دیے ہوئے خط کا خیال آیا۔۔۔ اس نے اپنے پرس سے وہ خط

نکالا اور اسے کھول کر پڑھنے لگی۔۔۔"

"السلام علیکم۔۔۔ پیاری دوست کرن!



"میں جانتی ہوں تم مجھے لے کر پریشان ہو آؤم سوری میں نے تمہیں اپنی وجہ سے بہت پریشان کیا ہے۔۔۔ کرن میں تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں تم ایک بہت اچھی دوست ہو۔۔۔ زندگی کے ہر موڑ پر تم نے میرا ساتھ دیا ہے اس کے تمہارا بہت بہت شکریہ میں تمہاری مشکور آج کے زمانے میں کوئی کسی کے لیے اتنا نہیں کرتا جتنا تم نے میرے لیے کیا۔۔۔ تم میری خاموشی کی وجہ جاننا چاہتی تھیں ناکہ میں کیوں خاموش ہوں۔۔۔ کرن اس شخص نے مجھے برباد کر دیا۔۔۔ اس نے میرے ساتھ۔۔۔"

"کرن پڑھتے پڑھتے کی تھی تحریم نے وہ جملہ ادھورا چھوڑ دیا تھا شاید وہ یہ بات لکھ کر بھی اسے بتانے کی ساکت نہیں رکھتی تھی کرن کی آنسو اس کی آنکھوں سے سے تیزی سے بہہ رہے تھے۔۔۔ خط کی حالت دیکھ کر بھی یہی لگتا تھا کہ لکھنے والا لکھتے ہوئے مسلسل رو رہا تھا۔۔۔ کرن نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے اور ایک بار پھر سے خط کو پڑھنا شروع کیا۔۔۔"

"مجھے غلط مت سمجھنا تم میرے کردار سے واقف ہو میں نے بس اس پر اعتبار کیا تھا اس نے مجھے کہا تھا کہ وہ مجھے اپنی امی سے ملوانے لے جا رہا ہے۔۔۔ میری غلطی بس یہ تھی کہ میں اعتبار کیا۔۔۔ کرن اس نے میری ویڈیو بنالی تھی۔۔۔ تم سوچ رہی ہوگی میں نے پولیس سے کیوں رابطہ نہیں کیا۔۔۔ تم تو جانتی ہو ہمارے ملک کے اصولوں کو یہاں پر مظلوم کو ہی مجرم بنا کر سزا سنا دی جاتی ہے۔۔۔ کرن جب تم یہ خط پڑھ رہی ہوگی ہو سکتا ہے میں اس دنیا میں نہ

ہوں۔۔ کیونکہ میں یہاں نہیں رہ سکتی۔۔ کرن اس نے کہا تھا وہ جب مجھے بلائے گا مجھے اس کے پاس جانا پڑے گا ورنہ وہ میری ویڈیو نیٹ پر وائرل کر دے گا۔۔ کرن مجھ میں اتنی ساکت نہیں ہے۔۔ میں یہ نہیں کر سکتی تھی۔۔ مجھے خود سے گھن سی آنے لگی ہے اپنا وجود بہت برا لگنے لگا ہے میں نہیں جی سکتی اس لیے میں جارہی ہوں اور میں مریم کو بھی اپنے ساتھ لے کر جارہی ہوں میں اسے اس معاشرے میں نہیں چھوڑ کر جاسکتی یہ معاشرہ اسے جینے نہیں دے گا اور عادل جیسے وہ بھی کسی دردے کے ہاتھ لگ جائے گی میرے پاس تو وہ تھی لیکن اس کے پاس میں بھی نہیں ہوں گی اس لیے میں اسے بھی اپنے ساتھ لے جارہی ہوں۔۔ میں جانتی ہوں میرا انتخاب غلط ہے لیکن میرے پاس کوئی راستہ نہیں میں ٹوٹ گئی ہوں بالکل اندر سے میرا وجود اب نہیں سنبھلتا ہے مجھ سے۔۔ کرن ماں باپ ہی اولاد کا سرمایہ ہیں۔۔ وہ نہیں ہوتے ہیں نا تو یہ دنیا والے ان کے سر سے چھت اور پیروں سے زمین کھینچ لیتے ہیں۔۔ کرن یتیم ہونا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے اللہ سب کے سر پر ان کے ماں باپ کا سایہ قائم رکھے۔۔ کرن تم بہت خوش نصیب ہو کہ تمہارے ماں باپ بھی ہیں اور تمہارا بھائی بھی ہے۔۔ بھلے تمہیں نوکری کے لیے گھر سے نکلنا پڑتا ہے لیکن وہ تمہیں تحفظ فراہم کرتا ہے۔۔ تم سے پیار سے کرتا ہے۔۔ تم نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے بس اب آخری خواہش پوری کر دو میری اس بات کو راز رکھنا کسی کو مت بتانا۔۔ میں تمہیں یہ سب اس لیے بتا رہی ہوں تاکہ جب کل تمہیں میری موت کی خبر ملے تو تم یہ سوچ کر پریشان نہیں ہو کہ میں کس وجہ

سے پریشان تھی اسی کیا بات تھی جو میں نے تمہیں نہیں بتائی۔۔۔ میری اور مریم کی قبر پر ایک بار فاتحہ پڑھنے ضرور آنا اور میری مغفرت کی دعا کرنا۔۔۔"

اللہ حافظ

تمہاری بد نصیب دوست تحریم

"اس کے آخری لفظ پڑھتے ہوئے کرن کو لگا اب وہ سانس نہیں لے سکے گی خط کرن کے ہاتھوں سے نیچے گر گیا تھا۔۔۔ وہ ہمت کرتے ہوئے اٹھی اور صوفے سے اپنی چادر اٹھا کر تیزی سے کمرے نکل گئی۔۔۔"

"کرن اس وقت کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟"

"فلک (کرن کی بھابی) نے اسے جلدی میں باہر جاتا دیکھ کر پوچھا۔۔۔"

"بھابی میں آکر بتاتی ہوں۔۔۔ بھائی کو کیسے گا میں تحریم کے گھر ہوں اللہ حافظ۔۔۔ وہ تیزی سے کہتی ہوئی گھر سے نکل گئی۔۔۔"

"اللہ خیر کرے۔۔۔ فلک پریشانی میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔"

تحریم اور کرن کا گھر دو تین گلیوں کے فاصلے پر ہی تھا اس لیے اسے پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔۔۔ کچھ ہی دیر کے بعد وہ تحریم کے گھر کے دروازے پر کھڑی تھی۔۔۔"

"کیا ہوا بھئی آرہی ہوں کون اس وقت اتنی زور زور سے دروازہ بجا رہا ہے۔۔۔ جمیلا بیگم دروازے کی جانب بڑھتی ہوئی بولیں۔۔"

"یہ کوئی کسی کے گھر آنے کا وقت ہے۔۔۔؟"

"وہ دروازہ پر کرن کو دیکھ کر تیز لہجے میں بولیں۔۔"

"کرن بنا کسی بات کا جواب دیے گھر کے اندر داخل ہوگئی اور سیدھا تحریم ہے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔"

"اوہ بی بی کہاں بھاگے جارہی ہو تمیز نہیں ہے۔۔۔ وہ تلملاتے ہوئے اس کے پیچھے کمرے میں جانے لگیں۔۔"

"تحریم۔۔۔ اس کے منہ سے فقط ایک لفظ نکلا تھا۔۔۔ جمیلا بیگم کمرے میں آئی تو ان کی آواز ہی جیسے غائب ہوگئی۔۔۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے مریم اور تحریم کے بے حس و حرکت جسموں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔"

"قصور کس کا تھا اس معصوم مریم کا جو ابھی دنیا سے ہی واقف نہیں ہوئی تھی کہ اس کے ماں باپ اس دنیا سے چلے گئے تھے۔۔۔ اور اسے صرف اس لیے زہر دیا گیا تھا کیونکہ اس کی بہن اسے اس معاشرے سے بچانا چاہتی تھی۔۔۔ یا پھر قصور تحریم کا تھا جو یتیم تھی مجبور تھی بے بس تھی۔۔۔ خوشیوں کے لیے ترس رہی تھی محبت کے لیے ترس رہی تھی اور جب اسے

محبت دی کسی نے تو اسے اسی محبت میں برباد کر دیا۔۔۔ اور اپنے لیے آواز تک نہ اٹھا سکی  
 کیونکہ اسے ڈر تھا کہ یہ دنیا اس کا اور تماشہ بنائے گی۔۔۔ یا پھر قصور جمیلا بیگم کا تھا جو اپنے  
 بیٹے کے ساتھ ساتھ ان دونوں معصوموں کو بھی تھوڑا سا پیار دے دیتی تو کیا جاتا۔۔۔ یا قصور  
 عادل کا تھا اگر وہ اس سے وفا کر لیتا اس کے ساتھ ایسا نہ کرتا جیسا اس نے کیا آج وہ زندہ  
 ہوتی۔۔۔ یا پھر قصور ہمارے معاشرے کا تھا ہماری پولیس کا تھا جس کے پاس وہ صرف اس  
 لیے نہیں گئی تھی کیونکہ اسے لگا کہ اسے انصاف نہیں ملے گا بلکہ اسی کے کردار کی دھجیاں  
 اڑا دی جائیں گی۔۔۔ آخر کیوں آج بھی مظلوم کو ہی غلط نظر سے دیکھتے ہیں اسی کے کردار پر  
 باتیں بناتے ہیں اگر ہمارا یہ معاشرہ ایسا نہ ہوتا یہاں مظلوم کو انصاف دیا جاتا تو شاید تحریم آج  
 زندہ ہوتی۔۔۔ کرن بیڈ پر پڑے ان ساکت وجود کو دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی جن کے منہ سے  
 جھاگ نکل رہا تھا۔۔۔"

ختم شد